International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
PP:01 -12

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اسلامی مالیاتی نظام میں تسعیر کے اصول وضوابط: فقہی تناظر میں تحقیقی مطالعہ

Principles and guidelines of accounting in Islamic financial system: A research study in jurisprudential coherence

Dr Hafiz Zahid Farooq
Lecturer, Islamic studies, The University of Lahore.
Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Coordinator, Department of Islamic Studies, University of Gujrat

Abstract

Or this, after God Almighty, is the glory of Islamic jurisprudence, and the value of this ruling is a topic for you, Tawfiq Bakhshi. What are the results of this technique? The government of every party that sells coffee is reasonable. The price of our country's "pricing" is reasonable. The decision of your credit card is the right of the government, so that you can avoid it. It is permissible for the king to use the laws of the country. It is necessary. This company has a computer/delivery cadence, a computer that is connected to a computer compatible with the company on the other side. The price of the text is determined as a copy of the contract, which is identical to the company. A picture of the price is given at the specified price. An increase in the size of a picture of a forbidden benefit. First: The value of the Sultan's atmosphere, the two deputies of the bazaar and the law, the rule of the day, and the son of Saman Farrukht, he did not like it. Always: The price of this is unfair or forbidden, or it is permissible to use a logo that is not fair or that it is illegal. When the crumbs are broken, it is necessary to feel comfortable and reassured. This is an algebraic word that specifies a comprehensive fairness policy. This is forbidden. It is forced to return. What is the value of the atmosphere and interest or rent of a house? The opposite of the rent is obligatory. It is an obligation. Feel your cheek and prevent it For convenience: There is previous research on the topic, the most common thing is that the meaning is equal to the meaning of the meaning of the result, so that it is silent and that it is not without reason. It is appropriate to determine the value of the specified value, or else it will be different from that. The meaning is that it has come to you, meaning it is forbidden.

Keywords: includes, Pricing, Prohibition, Prices, principle

تعارف

حکومت کی طرف سے تاجروں کو ایک قیمت کا پابند بنانا "تسعیر" کہلاتا ہے۔ اگر حکومت عوام کی مصلحت اور ان کو نقصان سے بچانے کی خاطر کسی چیز کا ایک معقول ریٹ مقرر کرتی ہے تو حکومت کیلئے ایسا کرنے کی گنجائش ہے۔ اس محقق مقالہ میں ہم قیمتوں کے تعین کے حکم کی تفصیلات پر غور کریں گے اور جانیں گے کہ اسلامی فقہ کے مطابق ایسا کرنا کیسا ہے۔

"سعر" کا لغوی معنی:

" (السعر، بالكسر: الذي يقوم عليه الثمن، ج أسعار) "[1]

ترجمہ: السعر، سین کے کسرہ کے ساتھ، جس پر قیمت، بھاؤ، نرخ کی جاتی ہیں، اسکا جمع اسعار ہیں۔

"سعر" کا اصطلاحی معنٰی:

فقہاء نے "سعر" کی مختلف تعریفات کیا ہیں۔

1۔ حنابلہ کے نزدیک:

"قال الامام البهوتى:وهو أي التسعير أن يسعر الإمام أو نائبه على الناس سعرا ويجبرهم على التبايع به أي بما سعره."[2]

ترجمہ: امام البہوتی نے اپنی کتاب "کشاف القناع" میں کہتے ہے: کہ مقرر کرے لوگوں پر قیمت حاکم یا اس کا نمائندہ، اور مجبور کردے لوگوں کو اس مقررہ قیمت کے بیچنے پر جس قیمت امام نے مقرر کیا ہیں۔

2۔ امام شافعی کے نزدیک:

"عرفه الشيخ زكريا: أن يأمر الوالى السوقة أن لا يبيعوا أمتعتهم إلا بسعر كذا ولو فى وقت للتضيق على الناس فى أموالهم"

ترجمہ: شیخ زکریا الانصاریؒ فرماتے ہیں: کہ حاکم بازار والا لوگوں کو حکم دی کہ وہ اپنا سامان فلاں قیمت کے علاوہ فروخت نہ کریں، یہاں تک وہ وقت تنگی کا کیوں نہ ہو لوگوں پر۔

نوٹ: کئی فقہاء کرام نے "سعر" کی تعریف کیا ہیں لیکن سب کا مفہوم ایک ہی ہے کہ ولی یا اسکا نگران لوگوں پر اشیاء کی قیمت مقرر کردی اسے "سعر" کہا جاتا ہیں۔

قرآن کریم سے منع "تسعیر" کے بارے میں دلائل:

" يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ"[3]

ترجمہ: اے ایمان والوں! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی خوشی سے۔

تشریح: یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتا ہیں کہ لوگ اپنے پیسوں پر قابض ہیں اور قیمتوں کا تعین ان پر پابندی ہے۔ اور امام کو مسلمانوں کے مفادات کا خیال رکھنے کا حکم ہے اور قیمت میں سستی کے مفاد کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ قیمت کو بچانے میں بیچنے والے کے مفاد پر غور کرنے سے زیادہ اہم ہے، اگر دونوں معاملات میں اتفاق ہو تو دونوں فریقوں کو اپنی اپنی کوششیں کرنے کا اختیار ہونا چاہیے، اور شے کے مالک کو بیچنے کا پابند ہونا چاہیے، جو چیز اس کے لیے قابل قبول نہیں ہے خدا تعالیٰ کے الفاظ کے خلاف ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہا ہیں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا مال ناحق طریقے سے نہ کھائے اور نہ بغیر رضامندی سے تجارت کریں یعنی بائع ایک قیمت پر راضی نہ اور آپ سے بغیر رضامندی سے بائع سے وہ چیز لے لو تو یہ جائز نہیں۔ اسی طرح قیمت مقرر کرنا حکومت کی طرف سے عوام الناس پر بغیر رضامندی کے جائز نہیں۔

احادیث مبارکہ میں منع "سعر" کا ذکر:

عن أنس، قال: الناس يا رسول الله، غلا السعر فسعر لنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق، وإني لأرجو أن ألقى الله وليس أحد منكم يطالبني بمظلمة في دم ولا مال"[4]

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک دفعہ قیمتیں چڑھ گئیں، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ایک نرخ (بھاؤ) مقرر کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے، کبھی کم کر دیتا ہے اور کبھی زیادہ کر دیتا ہے، وہی روزی دینے والا ہے، اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے جان یا مال میں کسی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

3۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ:" يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلْ أَدْعُو، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعِّرْ، فَقَالَ: بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ، وَيَرْفَعُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ."

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نرخ مقرر فرما دیجئیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)" : میں نرخ مقرر تو نہیں کروں گا (البتہ دعا کروں گا) "کہ غلہ سستا ہو جائے(، پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے بھی کہا: اللہ کے

رسول! نرخ متعین فرما دیجئیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : اللہ ہی نرخ گراتا اور اٹھاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ سے اس طرح ملوں کہ کسی کی طرف سے مجھ پر زیادتی کا الزام نہ ہو۔[5]

وضاحت : بھاؤ مقرر کر دینے میں کسی کا فائدہ اور کسی کا گھاٹا ہو سکتا ہے تو گھاٹے والا میرا دامن گیر ہو سکتا ہے کہ میری وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑا تھا۔

وضاحت: ان دونوں احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت نہیں لگائی اور انہوں نے آپ سے ایسا کرنے کا مطالبہ کیا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور قیمت مقرر کرتے لیکن حضور پاک ﷺ ایسا نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ قیمت مقرر کرنا جائز نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر:

" عمر رضي الله عنه حين مر بحاطب في السوق فقال له: إما أن ترفع السعر وإما أن تدخل بيتك فتبيع كيف شئت"[6]

ترجمہ: شافعی نے القاسم بن محمد کی سند سے، عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نماز گاہ بازار میں ایک لکڑہارے کے پاس سے گزرا، اس کے ہاتھ میں دو ٹوکریاں تھیں جن میں کشمش تھی، تو اس نے اس سے ان کی قیمت پوچھی، اور اس کی قیمت ہر درہم کے بدلے اسے قرض میں دے دی گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: طائف سے ایک اونٹ آیا ہے جس میں کشمش ہے اور وہ تمہاری قیمت کا خیال کر رہے ہیں۔ اور وہ تمہاری قیمت پر غور کر رہے تھے، یا تو قیمت بڑھا دو، یا اپنی کشمش گھر میں لے آؤ اور جس طرح چاہو بیچ دو، جب عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو اپنے آپ میں سوچا، پھر وہ حاطب کے پاس اس کے گھر آیا اور اس سے کہا: میں نے جو کہا وہ نہ میرا عزم تھا اور نہ ہی میرا فرمان، بلکہ یہ وہ کام تھا جو میں ملک کے لوگوں کی بھلائی کے لیے کرنا چاہتا تھا، لہٰذا جہاں چاہو بیچ دو۔ اور آپ جیسے چاہیں بیچ دیں۔

نوٹ: اس آثر میں عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ بات فہم ہوتا ہیں کہ اشیاء کی قیمت مقرر کرنا جائز ہیں لیکن اس تقرری میں زبردستی نہ کی جائیں۔

"تسعیر" کے بارے میں فقہاءؒ کے اقوال:

"تسعیر" دو حالتوں سے خالی نہیں، یا تو عام حالت ہو گی یعنی معتدل ہو قیمت ہر چیز کی حالات کے مطابق ہو، دوسری حالت یہ ہے کہ قیمت میں غلو ہو یعنی عام حالات کی قیمت سے بڑھ گیا ہو۔ ان دونوں حالتوں اہل علم کا اختلاف ہیں۔

پہلا قول:

یہ ہے کہ جائز نہیں قیمت مقرر کرنا عوام پر عام حالت میں یعنی جس حالت میں اشیاء کی قیمت میں عوام الناس پر ظلم نہ ہو، مالک اشیاء کی طرف سے۔

جمہور احناف ؒ کا قول:

تبیین الحقائق: جمہور احناف کے نزدیک عام حالات میں اشیاء پر قیمت مقرر کرنا جائز نہیں حاکم وقت کے لیے، جب مالک اشیاء کسی چیز کو معیار کے مطابق فروخت کر رہا ہو۔

"(ولا یسعر السلطان إلا أن یتعدی أرباب الطعام عن القیمة تعدیا فاحشا) "[7]

ترجمہ: سلطان اس وقت تک قیمت نہیں لگا سکتا جب تک کہ کھانے کے مالکان اس کی قیمت میں ظلم زیادتی نہ کر دیں۔

مالکیہ ؒ کا قول:

شرح التلقین: جہاں تک قیمت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امام ایک قیمت مقرر کرتا ہے جو اسے بیچنے کی کوشش کرنے والے کے لیے اس سے تجاوز کرنے سے منع کرتا ہے اور اسے بیچنے کا اختیار دیتا ہے، اگر وہ چاہے تو اپنا کھانا اور دیگر چیزیں رک سکتا ہے، اور اگر وہ چاہے تو اسے بیچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ بیچنا چاہے تو وہ اس قیمت سے زیادہ نہیں ہو گی جو اس کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اس کے بھی دو حصے ہیں:

1۔ ایک یہ کہ کھانا اس کے ہاتھ میں ہے جو اسے لایا یا اگایا۔ یا وہ شخص جو اسے نہ لایا ہے اور نہ اگایا ہے بلکہ مسلم بازاروں سے خرید کر اس پر اجارہ داری رکھتا ہے جو اس کے لیے جائز تھا، اگر اس کے ہاتھ میں جو کھانا تھا وہ کسی دوسرے شہر سے لایا ہے یا اگایا ہے تو اس صورت کسی کا اختلاف نہیں کہ امام اس کی قیمت نہیں لگا سکتا۔

2۔ اگر کھانا کسی ذخیرہ اندوزی کرنے والا کہ کے ہاتھ میں ہو جو اسے مسلم بازار سے خریدتا ہے اور امام یہ دیکھے کہ لوگوں کے مفاد میں ہے کہ وہ اسے اس قیمت پر بیچنے کا حکم دے جو وہ ان کے لیے مقرر کرے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔ پھر یہ وہ صورت ہے جس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء نے اسے منع کیا ہے۔ اس کی حرمت کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، القاسم بن محمد، سالم بن عبد اللہ، ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور یہ ہمارے درمیان دو مشہور قولوں میں سے ایک ہے۔

ابن المسیب، یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کا قول:

ابن المسیب، یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کا خیال ہے کہ امام اگر اسے فائدہ مند سمجھتے ہوں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری دو رائے میں سے ایک ہے۔ تحقیق سے پوچھا گیا امام سے: کہ انہوں نے قصائیوں سے فرمایا: بھیڑ کا گوشت ایک درہم میں اور اونٹ کا گوشت آدھا پونڈ ایک درہم میں بیچا کرو۔ یہ بات ٹھیک ہے. لیکن وہ ڈرتا ہے کہ لوگ ان کے خلاف کریں گے۔ انہوں نے اس روایت میں فقہ کے نقطہ نظر سے قیمت کے تعین کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن اس صورت میں توقف کیا جائے گا کہ

قیمت مقرر نہ کی جائے مصلحت کی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے۔ کیونکہ علماء میں سے کوئی بھی امام کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے مال کو اس طرح سے روکے جو عوام کے مفاد میں نہ ہو، جمہور علماء کے مطابق۔

" وأما التسعير--- ورأى الإمام من المصلحة للناس أن يأمرهم ببيعه بثمن يحده لهم ولا يتعدوه، فهذا مما اختلف الناس فيه. وأكثر العلماء على النهي عنه. وبالنهي عنه قال ابن عمر رضي الله عنه، والقاسم بن محمد، وسالم بن عبد الله، وأبو حنيفة، والشافعي، وهو أحد القولين المشهورين عندنا.وذهب ابن المسيب ويحيى بن سعيد وربيعة إلى تمكين الإمام من هذا إذا رآه من المصلحة. وهو أحد القولين عندنا."[8]

شوافع کا قول:

المجموع شرح المهذب للنووي: شوافع فرماتے ہیں: جہاں تک قیمت کے تعین کا تعلق ہے تو اس میں سے کچھ حرام ظلم ہے اور کچھ جائز عدل ہے، اگر اس میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور زبردستی ہو ناحق طریقے سے کہ ان کو اس قیمت پر بیچنے پر مجبور کرنا جس سے وہ مطمئن نہیں ہیں، یا انہیں اس کام سے روکنا ہے جس کی خدا نے اجازت دی ہے تو اس صورت میں حرام ہے۔ اگر اس میں لوگوں کے درمیان عدل بھی شامل ہو، جیسا کہ لوگوں پر زبردستی کرنا اس صورت کہ چیز کو ثمن مثل یعنی بازار کے ریٹ کے مطابق بیچا کرو کسی چیز کی قیمت میں زیادتی نہ کرو تو اس صورت میں امام کے لیے قیمت مقرر کرنا جائز ہے۔

" وأما التسعير فمنه ما هو ظلم محرم، ومنه ما هو عدل جائز فإذا تضمن ظلم الناس وإكراههم بغير حق على البيع بثمن لا يرضونه، أو منعهم مما أباح الله لهم فهو حرام، وإذا تضمن العدل بين الناس مثل إكراههم على ما يجب عليهم من المعاوضة بثمن المثل، ومنعهم مما يحرم عليهم من أخذ الزيادة على عوض المثل، فهو جائز"[9]

حنابلہ کا قول:

المغني لابن قدامة: ابن حمید نے کہاہے کہ امام کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ لوگوں پر قیمتیں مقرر کرے، بلکہ لوگ اپنی پسند کے مطابق اپنے مال کو بیچ دیں۔ اور ہمارے لیے ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیمت بڑھ گئی تھی۔ اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیمت بڑھ گئی تو ہمارے لیے قیمت لگادیجئیے۔ تو آپ ﷺ نے کہا: "بے شک اللہ قیمت مقرر کرنے والا ہے، رزق کو تنگ کرنے والا، پھیلانے والا، برقرار رکھنے والا ہے، اور میں اللہ تعالی سے ملنے کی امید رکھتا ہوں، اور کوئی مجھ سے خون یا مال میں کسی قسم کی زیادتی کا سوال نہیں کرے گا۔"

اس حدیث کے دو پہلو ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے قیمت نہیں لگائی اور حالانکہ صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ سے پوچھا اور اگر جائز ہوتا تو وہ ان کا جواب دیتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے وضاحت کی کہ یہ غلط ہے، اور غلط کام حرام ہے، اور چونکہ یہ اس کا پیسہ تھا، اس لیے اسے اس چیز کے لیے بیچنے سے روکنا جائز نہیں تھا جس پر دونوں فریق متفق تھے۔

خلاصہ: امام احمدؒ کے قول کا خلاصہ یہ نکلا کہ قیمت مقرر کرنا جائز نہیں امام کیلئے بلکہ، بائع اور مشتری جس قیمت پر راضی ہو گئے بس وہی قیمت ٹھیک ہیں۔

" قال ابن حامد ليس للإمام أن يسعر على الناس، بل يبيع الناس، أموالهم على ما يختارون.--- فوجه الدلالة من وجهين: أحدهما، أنه لم يسعر، وقد سألوه ذلك، ولو جاز لأجابهم إليه. الثاني، أنه علل بكونه مظلمة، والظلم حرام، ولأنه ماله، فلم يجز منعه من بيعه بما تراضى عليه المتبايعان، كما اتفق الجماعة عليه"[10]

جبری قیمت کے تعین کا حکم:

فقہاء کی آراء مختلف ہیں اور قیمتوں کی اجازت یا ممانعت کے بارے میں ان کی آراء مختلف ہیں، یہ مظاہر سے کام لینے کی وجہ سے ہے۔

متن، انفرادی خبریں، اور دلچسپی کی تعریف۔ جو شخص نصوص اور رپورٹوں کا ظاہری مفہوم انفرادی لوگوں کے بارے میں لیتا ہے وہ کہتا ہے کہ قیمت کا تعین کرنا حرام ہے اور جو شخص اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا اور کہتا ہے کہ قوم کے مفاد کا خیال ہے اور اس کی قدر امام نے کی ہے وہ کہتا ہے کہ قیمت کا تعین کرنا جائز ہے۔

قیمتیں زیادہ ہونے کی صورت میں قیمت کے تعین کے بارے میں فقہاء کی رائے کا خلاصہ دو جہات سے کیا جا سکتا ہے:

پہلا: قیمت کا تعین کرنا حرام ہے: یہ جمہور فقہائے حنفی کا عقیدہ ہے - جب تک کہ مال کے مالکان قیمت سے زیادتی نہ کریں۔"**إلا إذا كان أرباب الطعام يتحكمون على المسلمين، ويتعدون تعديا فاحشا، وعجز السلطان عن صيانة حقوق المسلمين إلا بالتسعير فلا بأس به بمشورة أهل الرأي والنظر**"[11] اور ایسی طرح امام مالکؒ سے بھی روایت ہے کہ امام قیمت کے تقرری میں زیادتی نہ کریں۔[12] اور امام شافعیؒ سے بھی معتمد قول یہی ہیں۔[13] اور ظاہریہ کا بھی یہی قول ہے،[14] اور متقدمین حنابلہ کا بھی یہی قول ہے جس کو امام شوکانیؒ نے اختیار کیا ہے۔[15]

دوسرا: قیمت کا تعین جائز ہے، اور یہ جواز مطلق نہیں ہے، لیکن صرف اس صورت میں جب ضرورت اور تعین میں مصلحت ہو۔

حنفی مکتب فکر کے مطابق: اگر مال کے مالکان مجموعی طور پر قیمت سے زیادتی کرتا ہو تو قیمت کا تعین جائز ہے۔[16]

مالکیہ کے نزدیک: قیمت کا تعین میں دو صورتیں ہیں:

اول: قیمت کا تعین اس وقت جائز ہے جب بازار میں کوئی شخص یا لوگوں کا ایک چھوٹا گروہ اجناس کی قیمت کم کر کے تنہا ہو۔[17]

دوسری قسم: وہ یہ ہے کہ بازار والے ان کے لیے قیمت مقرر کریں اور اس سے زیادہ نہ کریں، یہ بھی شریعت کی رو سے جائز ہے۔ مالکیہ کی روایت اشعث نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے۔[18]

شوافع کے نزدیک: نہ ملنے والی چیز کی قیمت لگانا جائز ہے اور قحط کے وقت ان کے نزدیک ضعیف ہے۔[19]

متاخرین حنابلہ کے مطابق: قیمت کا تعین واجب ہے اگر یہ لوگوں کے درمیان انصاف کو یقینی بنائے، یعنی ضرورت کی صورت میں۔[20]

الطرق الحكمة لابن قيم رحمه الله:

" وأما التسعير: فمنه ما هو ظلم محرم، ومنه ما هو عدل جائز. فإذا تضمن ظلم الناس وإكراههم بغير حق على البيع بثمن لا يرضونه، أو منعهم مما أباح الله لهم، فهو حرام، وإذا تضمن العدل بين الناس، مثل إكراههم على ما يجب عليهم من المعاوضة بثمن المثل، ومنعهم مما يحرم عليهم من أخذ الزيادة على عوض المثل، فهو جائز، بل واجب."[21]

ترجمہ: جہاں تک قیمت کا تعلق ہے: اس میں سے کچھ غیر منصفانہ اور حرام ہے، اور اس میں سے کچھ جائز اور جائز ہے۔ اگر اس میں لوگوں پر ظلم کرنا اور ناحق انہیں اس قیمت پر بیچنے پر مجبور کرنا شامل ہے جس سے وہ راضی نہ ہوں، یا انہیں ان کاموں سے روکنا جو خدا نے ان کے لیے حلال کیا ہے، تو یہ حرام ہے، اور اگر اس میں لوگوں کے درمیان انصاف بھی شامل ہو، جیسے کہ انہیں زبردستی کرنا۔ مساوی قیمت کے بدلے وہ کام کریں جو ان پر واجب ہے، اور جو چیز ان کے لیے حرام ہے، اس سے زیادہ لینے سے روکنا جائز بھی ہے، واجب بھی۔

خلاصہ بحث

اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے فقہ اسلامی کی روشنی میں قیمتوں کے حکم کے موضوع پر لکھنے کی توفیق بخشی ہے اور میں اس کے ذریعے کئی نتائج تک پہنچی ہوں۔ حکومت کی طرف سے تاجروں کو ایک قیمت کا پابند بنانا "تسعیر" کہلاتا ہے، اگر حکومت عوام کی مصلحت اور ان کو نقصان سے بچانے کی خاطر کسی چیز کا ایک معقول ریٹ مقرر کر دیتی ہے تو حکومت کیلئے ایسا کرنے کی گنجائش ہے، اور مصلحت پر مبنی ایسے جائز ملکی قوانین کی پاسداری شرعاً بھی لازم ہے۔ نیز دکاندار کسی کمپنی کا ڈسٹری بیوٹر/ڈیلر ہے، یا کسی کمپنی کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کے مطابق اسے کمپنی کی طرف سے مقرر کردہ قیمت پر بیچنے

کا پابند کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں معاہدہ کے مطابق کمپنی کے مقرر کردہ قیمت کی پاسداری لازم ہو گی۔ خلاف کے صورت میں گناہگار ہو گا ہاں اس مقرر قیمت سے زیادہ میں فروخت کرنے کے صورت میں نفع حرام نہیں ہو گا۔

اول: قیمت وہ ہے جو سلطان یا اس کے نائبین بازار والوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنا سامان فروخت نہ کریں سوائے اس کے جو اس سے زیادہ ہو۔

دوم: قیمتوں میں سے کچھ غیر منصفانہ اور حرام ہے، اور اس میں سے کچھ جائز ہے۔ اگر اس میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور ان کو غیر قانونی طور پر اس قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور کرنا شامل ہے جس سے وہ مطمئن نہیں ہیں، جیسے کہ جبری قیمتوں کا تعین ہمارے دور میں جانا جاتا ہے، تو یہ حرام ہے، اور اگر اس میں لوگوں کے درمیان انصاف شامل ہے، جیسے بیچنے والوں کو بیچنے پر مجبور کرنا۔ ایسی قیمت جو وہ حرص اور اجارہ داری کے مقابلہ میں پسند نہ کریں تو واجب ہے، کیونکہ اس کے عدل کے لیے اس کا حکم واجب ہے، خدا اسے اس نقصان سے محفوظ رکھے جس سے خدا نے منع کیا ہے۔

تیسرا: یہ سابقہ بحث امام یا اس کے نمائندے کا کام ہے، اگر عوام کا مفاد سوائے قیمت کے تعین کے حاصل نہیں کیا جا سکتا تو وہ ان کے لیے بغیر کسی سمجھوتے کے مناسب قیمت مقرر کرے گا، اور اگر اس کے بغیر ان کا مفاد حاصل ہو جائے تو قیمت کا تعین ممنوع ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] ۔ محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، أبو الفيض، الملقّب بمرتضى، الزَّبيدي (المتوفى: 1205ھ) الكتاب: تاج العروس من جواهر القاموس، السعر، المحقق: مجموعة من المحققين، ج12/ص28، الناشر: دار الهداية۔

Muhammad bin Muhammad bin Abd alRazzaq alHusseini, Abu alFayd, nicknamed Murtada, al Zubaidi (died: 1205 AH), book: Taj alArous from the Jewels of the Dictionary, price, editor: A collection of investigators, vol. 12/p. 28, publisher: Dar al Hidaya.

[2] ۔ منصور بن يونس بن صلاح الدين ابن حسن بن إدريس البهوتى الحنبلى (المتوفى: 1051ھ) الكتاب: كشاف القناع عن متن الإقناع، كتاب البيع، فصل من باع سلعة الخ، ج3/ص187، الناشر: دار الكتب العلمية۔

Mansour bin Yunus bin Salah alDin bin Hassan bin Idris alBahuti alHanbali (died: 1051 AH) Book: Kashshaf alQinaa' on the text of Persuasion, Book of Sales, Chapter on Who Sold a Commodity etc., vol. 3/p. 187, Publisher: Dar alKutub alIlmiyyah.

[3] ۔سورت النساء: 29۔

Surat AnNisa: 29.

[4]- أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ) الكتاب: سنن أبي داود، أبواب الإجارة، باب في السعر، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد، ج3/ص272/الرقم 3451، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا – بيروت

Abu Dawud Suleiman bin AlAsh'ath bin Ishaq bin Bashir bin Shaddad bin Amr AlAzdi AlSijistani (died: 275 AH) Book: Sunan Abi Dawud, Chapters on Rent, Chapter on Price, Editor: Muhammad Muhyiddin AbdulHamid, vol. 3 / p. 272 / no. 3451, publisher: Library AlAsriya, Sidon Beirut

[5]- أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ) الكتاب: سنن أبي داود، أبواب الإجارة، باب في التسعير، المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد، ج3/ص272/الرقم 3450، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا – بيروت ـ/ **وقد أخرجه: مسند احمد (2/337، 372) (صحيح)**

[6]- أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ) الكتاب: السنن الكبرى، جماع أبواب السلم، باب التسعير، المحقق: محمد عبد القادر عطا، ج6/ص48/الرقم 11146، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت – لبنات، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ 2003 م/ وقال عنه الشيخ عبد القادر الأرناؤوط محقق جامع الأصول: إسناده صحيح (جامع الأصول 1 / 594 ط الملاح).

Ahmad bin AlHussein bin Ali bin Musa AlKhusrawjerdi AlKhorasani, Abu Bakr AlBayhaqi (deceased: 458 AH) Book: AlSunan AlKubra, Intercourse of the Chapters of Peace, Chapter on Pricing, Editor: Muhammad Abdul Qadir Atta, vol. 6 / p. 48 / No. 11146, Publisher: Dar AlKutub Al Ilmiyyah, Beirut Lubanat, Third Edition, 1424 AH 2003 AD/ Sheikh Abd alQadir alArna'ut, the investigator ofJami' alUsul, said about him: Its chain of transmission is authentic (Jami' alUsul 1/594, T. alMallah).

[7]- عثمان بن علي بن محجن البارعي، فخر الدين الزيلعي الحنفي (المتوفى: 743 هـ) الكتاب: تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلْبِيِّ، كتاب الكراهية، فصل في البيوع، الحاشية: شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشِّلْبِيُّ (المتوفى: 1021 هـ) ج6/ص28، الناشر: المطبعة الكبرى الأميرية بولاق، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1313 هـ

Othman bin Ali bin Muhjin AlBara'i, Fakhr alDin alZayla'i alHanafi (died: 743 AH) Book: Tabyan al Haqa'iq Sharh Kanz alDaqaqa'i wa Hashiyat alShalabi, The Book of Hatred, Chapter on Sales, Footnote: Shihab alDin Ahmad ibn Muhammad ibn Ahmad ibn Yunus ibn Ismail ibn Yunus al Shalabi (Died: 1021 AH) Part 6 / p. 28, Publisher: AlKubra AlAmiriya Press Bulaq, Cairo, Edition: First, 1313 AH

[8]- أبو عبد الله محمد بن علي بن عمر التَّمِيمي المازري المالكي (المتوفى: 536هـ) الكتاب: شرح التلقين، كتاب الاجارة الى ارض الحرب، ج2/ص1011، المحقق: سماحة الشيخ محمَّد المختار السّلامي، الناشر: دار الغرب الإسلامي، الطبعة: الطبعة الأولى، 2008 م.

Abu Abdullah Muhammad bin Ali bin Omar AlTamimi AlMazari AlMaliki (died: 536 AH) Book: Explanation of Indoctrination, Book of Rent to the Land of War, vol. 2 / p. 1011, Editor: His

Eminence Sheikh Muhammad AlMukhtar AlSalami, Publisher: Dar Al Gharb AlIslami, Edition: First Edition, 2008 AD

[9]- أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676هـ) الكتاب: المجموع شرح المهذب ((مع تكملة السبكي والمطيعي))باب النجش والبيع على بيع أخيه الخ،فصل لايحل لسلطان الخ،ج13،ص29،الناشر: دار الفكر(طبعة كاملة معها تكملة السبكي والمطيعي)۔

Abu Zakaria Muhyi alDin Yahya bin Sharaf alNawawi (died: 676 AH) Book: AlMajmu' Sharh al Muhadhdhab ((with the sequel to AlSubki and AlMuti'i)) Chapter: Negligence and selling based on the sale of one's brother, etc., chapter "It is not permissible for a sultan etc.", vol. 13, p. 29, Publisher: Dar AlFikr (complete edition). With it is the sequel to AlSubki and AlMuti'i.)

[10]- أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620هـ) الكتاب: المغني لابن قدامة،كتاب البيوع، فصل في التسعير ،ج4/ص164، الناشر: مكتبة القاهرة،الطبعة: بدون طبعة،تاريخ النشر: 1388هـ 1968م

Abu Muhammad Muwaffaq alDin Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qudamah alJumaili al Maqdisi, then alDimashqi alHanbali, known as Ibn Qudamah alMaqdisi (died: 620 AH). Book: Al Mughni by Ibn Qudamah, Book of Sales, Chapter on Pricing, vol. 4/p. 164, Publisher: Cairo Library, Edition.: No edition, publication date: 1388 AH 1968 AD

[11]-تبيين الحقائق، للزيلعي،كتاب الكراهية، فصل في البيوع، ج6/ص28۔

Tabyyin AlHaqiqat, by AlZayla'i, The Book of Hatred, Chapter on Sales, vol. 6/p. 28.

[12]- محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدين المقدسي الراميني ثم الصالحي الحنبلي (المتوفى: 763هـ) الكتاب: كتاب الفروع ومعه تصحيح الفروع لعلاء الدين علي بن سليمان المرداوي،كتاب البيوع، فصل: يحرم التسعير, ويكره الشراء به، المحقق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، ج6/ص178، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى 1424 هـ 2003 م

Muhammad bin Mufleh bin Muhammad bin Mufarraj, Abu Abdullah, Shams alDin alMaqdisi al Ramini, then alSalihi alHanbali (died: 763 AH), the book: The Book of Branches, and with it a correction of the Branches by Aladdin Ali bin Suleiman alMardawi, the Book of Sales, chapter: Pricing is forbidden, and buying with it is disliked, Editor: Abdullah bin Abdul Mohsen Al Turki, vol. 6/p. 178, Publisher: AlResala Foundation, Edition: First 1424 AH 2003 AD

[13]- شمس الدين محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة شهاب الدين الرملي (المتوفى: 1004هـ) الكتاب: نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج،كتاب البيع، باب البيوع المنهى عنها وما يتبعها، ج3/ص473، الناشر: دار الفكر، بيروت، الطبعة: ط أخيرة 1404هـ/1984م

Shams alDin Muhammad ibn Abi alAbbas Ahmad ibn Hamza Shihab alDin alRamli (deceased: 1004 AH) Book: Nihayat alMuhtaj ila Sharh alMinhaj, Book of Sales, Chapter on Forbidden Sales and What is Forbidden, vol. 3/p. 473, Publisher: Dar alFikr, Beirut, Edition: Final Edition. 1404 AH / 1984 AD

[14]- أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: 456هـ) الكتاب: المحلى بالآثار ، مسألة بيع السلعة في السوق بأقل من سعرها أو بأكثر ،ج7/ص537،الناشر: دار الفكر – بيروت،الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ

Abu Muhammad Ali bin Ahmed bin Saeed bin Hazm Al Andalusi Al Qurtubi Al Zahiri (deceased: 456 AH) Book: Sweetened with Athars, the issue of selling a commodity in the market for less than its price or for more, vol. 7/p. 537, publisher: Dar Al Fikr Beirut, edition: unprinted and undated

[15]- محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ) الكتاب: نيل الأوطار،باب النهى عن التسعير ،ج5/ص559،تحقيق: عصام الدين الصبابطي،الناشر: دار الحديث، مصر،الطبعة: الأولى، 1413هـ 1993م

Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Abdullah Al Shawkani Al Yamani (died: 1250 AH) Book: Nayl Al Awtar, Chapter on the Prohibition of Pricing, vol. 5 / p. 559, edited by: Issam Al Din Al Sababti, Publisher: Dar Al Hadith, Egypt, First Edition, 1413 AH 1993 AD

[16]- تبيين الحقائق،للزيلعي،كتاب الكراهية،فصل في البيوع،ج6/ص28-

Tabyyin Al Haqiqat, by Al Zayla'i, The Book of Hatred, Chapter on Sales, vol. 6/p. 28.

[17]- ابن أنس ، لامام مالك. الموطأ : دار احياء التراث العربية هـ1370 - 1950م كتاب البيوع، (24) باب الحكرة والتربص، ج:2 ص651.

Ibn Anas, by Imam Malik. Al Muwatta: Arab Heritage Revival House AH 1370 1950 AD, Book of Sales, (24) Chapter of Al Hakra and Lurking, Part: 2 p.

[18]- أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474هـ) الكتاب: المنتقى شرح الموطإ، الباب الثالث فيما يختص بالتسعير من المبيعات،ج5/ص18،الناشر: مطبعة السعادة بجوار محافظة مصر،الطبعة: الأولى، 1332 هـ،(ثم صورتها دار الكتاب الإسلامي، القاهرة الطبعة: الثانية، بدون تاريخ)

Abu Al Walid Suleiman bin Khalaf bin Saad bin Ayyub bin Warith Al Tajibi Al Qurtubi Al Baji Al Andalusi (died: 474 AH) Book: Al Muntaqa Sharh Al Muwatta', Chapter Three Concerning Pricing from Sales, vol. 5/p. 18, Publisher: Al Saada Press next to the Governorate of Egypt, Edition: First , 1332 AH, (then it was copied by Dar Al Kitab Al Islami, Cairo Edition: Second, undated)

[19]- ابن الأخوة، أحمد القرشي. معالم القربة في احكام الحسبة. اعتنى بتصحيحه روبن ليوى. مكتبة المتنبي، القاهرة:ص 64.

Nephew, Ahmed Al Qurashi. Features of proximity in the provisions of hisbah. Robin Liuy took care of his correction. Al Mutanabbi Library, Cairo: p. 64

[20]- ابن تيمية. الحسبة في الإسلام. ص. 498 ابن القيم. الطرق الحكمية. ص. 312.

Ebn Taimia. Hisba in Islam. p. 498, Ibn al Qayyim. Al Tariq al Hakimiya. p.312

[21]- محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ) الكتاب: الطرق الحكمية، فصل في التسعير مص206،الناشر: مكتبة دار البيان،الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ

Muhammad bin Abi Bakr bin Ayoub bin Saad Shams al Din Ibn Qayyim al Jawziyyah (died: 751 AH) Book: Rulings of Wisdom, Chapter on Pricing, vol. 206, Publisher: Dar al Bayan Library, Edition: Unprinted and undated